جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے

16 August-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً** یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مشہور مفسر قرآن، مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں:

قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۱۰۰) اسی لئے تو امام اہلسنت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا　　　لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

مختصر وضاحت:

اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرمارہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربانی کے ایّام قریب ہیں، لہٰذا آج کے بیان میں ہم قربانی کی اہمیت، **قُربانی کی تعریف اور فضائل** سُنیں گے، بدقسمتی سے کئی بد نصیب لوگ جانوروں پر **ظلم کرتے ہیں**، اُس ظلم کی مثالیں بیان کی جائیں گی اور جو خوش نصیب **جانوروں پر رحم** کرتے ہیں، اِس کے **کیا کیا فوائد** ہیں، یہ بھی پیش کیے جائیں گے، کسی نے کُتّے کو پانی پِلایا تو اُس کی بخشش ہوگئی، یہ واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی اہمیت وفضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا، ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت جانور (Animal) بھی ہیں کہ انسان حلال جانوروں کے گوشت، دودھ اور بالوں وغیرہ سے کثیر فوائد حاصل کرتا ہے، ان پر اپنی ضرورت کا سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے، ان کے ذریعے سفر بھی طے کرلیتا ہے اور بطورِ کاروبار انہیں فروخت کرکے اپنے لئے رزقِ حلال کمانے کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ الغرض ان جانوروں سے ہمیں

بہت سی نعمتیں میسر آتی ہیں، جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیاہے کہ استطاعت ہونے کی صورت میں ان حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور **سنتِ ابراہیمی** پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجرو ثواب ہے، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گِرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر (70) گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سَعِیْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ بشارت صرف آلِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر خیر کے ساتھ خاص کئے جانے کے اہل ہیں یا یہ بشارت آلِ محمد کے لئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (السنن الکبری للبیھقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء۔۔۔۔۔الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قربانی کرنے والے کیلئے کیسا اجرو ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بروزِ قیامت جانور کے خون اور گوشت کو ستّر (70) گُنا اضافے کے ساتھ میزانِ عمل میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس مسلمان پر قربانی واجب ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سُستی سے کام لینے کے بجائے خُوش دلی اور

رِضائے اِلٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔ **یادرہے!** قربانی کرنا حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی مُبارک سُنت ہے، جو اس اُمت کے لئے باقی رکھی گئی۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷)

قربانی کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷) چونکہ اس قربانی کے فریضے سے حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام اور حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی اطاعتِ خداوندی کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ خداوندی کی بجاآوری کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ اِلٰہی پر عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہوگئے۔ جولوگ اس سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی استطاعت کے مطابق قربانی کرتے ہیں، وہ بارگاہِ اِلٰہی سے کثیر اجر و ثواب کے حقدار ہوتے ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

قربانی کے فضائل:

- ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔(ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۳/۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)
- ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتَشِ جہنم (یعنی دوزخ کی آگ) سے حِجاب (یعنی رُوک) ہو جائے گی۔(مُعْجَم کبِیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶)
- ارشاد فرمایا: انسان بَقَر عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا، جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لِہٰذا خوش دِلی سے قُربانی

کرو۔(ترمذی ج۳ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جولوگ قربانی کی استطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہوگئے مزید یہ کہ وہ گناہگار بھی ہوئے۔ فتاویٰ امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔(فتاوی امجدیہ، ۳/۳۱۵)

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کی پیدائش کا مقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد (Purpose) کے لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت سے کاروبار بھی کیا جاتا ہے اور ان جانوروں کی مدد سے ہم اپنا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں اور یہی جانور ہماری سواری کے کام بھی آتے ہیں الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ چنانچہ **اللہ** پاک حیوانات کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 8 میں ارشاد

فرماتا ہے:

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸ (پ ۱۴، النحل، آیت:۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان جلد 5 صفحہ 284 پر ہے: اللہ پاک نے گھوڑے، خچر اور گدھے بھی تمہارے نفع کے لئے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے سواری اور دیگر جو فوائد ہیں ان کے ساتھ ساتھ یہ تمہارے لئے زینت ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: ہمیں اونٹ، گائے، بکری، گھوڑا اور خچر وغیرہ جانوروں کا مالک بنا دینا، انہیں ہمارے لئے نرم کر دینا، ان جانوروں کو اپنا تابع کرنا اور ان سے نفع اٹھانا ہمارے لئے مباح کر دینا اللہ پاک کی ہم پر رحمت ہے۔ (قرطبی، النحل، الجزء العاشر، تحت الآیۃ:۵، ۸/۵۵) (صراط الجنان، ۵/ ۲۸۴)

لہٰذا ہمیں ان بے زبان جانوروں کو انہی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہیے جن کیلئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے چارے پانی وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ انسان اگر بھوکا پیاسا ہو تو اپنی زبان سے کھانا پانی مانگ سکتا ہے مگر یہ بے زبان (Speechless) اپنی بھوک پیاس کی شکایت کسی سے نہیں کرسکتے اس لئے کبھی بھی ان کے چارہ پانی کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔

اسی طرح ان پر سوار ہونے یا سامان لادتے وقت بھی ان کی طاقت کے مطابق ہی وزن ڈالا جائے جسے وہ بآسانی اُٹھا سکیں، ایسا نہ ہو کہ وزن کی وجہ سے بے چارے جانور کو چلنے میں شدید دشواری ہو اور ہم مطمئن رہیں کہ وزن اُٹھا کر چل تو رہا ہے آرام دینے کیلئے کسی مُناسب مقام پر روک لیں گے۔ کچھ دیر بعد ہم اپنی سوچ کے مطابق جانور کو آرام پہنچانے کیلئے روک تو دیتے ہیں مگر اس پر لَدا ہوا سامان تو جُوں کا تُوں رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے بے چارے جانور کو کھڑا رہنے میں شدید تکلیف ہوتی ہو گی۔

یاد رکھئے! جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ کریمہ میں ان پر بِلا ضرورت سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ

جانوروں کو کرسی نہ بنالو

ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ (جامع الاحادیث، ۱/۴۰۴، حدیث: ۲۷۶۵)

گائے نے شکایت کی

ارشاد فرمایا: ایک شخص گائے پر سوار ہو کر اسے ہانکے جا رہا تھا۔ اس نے گائے کو مارا تو وہ بول پڑی: ہمیں سواری کے لئے نہیں بلکہ کاشتکاری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/۴۶۶، حدیث: ۳۴۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں اسی کام کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے، بے زبانوں پر ظلم وستم کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن مقاصد کیلئے ان جانوروں کو ہمارے لئے بنایا گیا ہے، اِنہی کاموں میں ان کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ورنہ یاد رکھئے! اگر ان پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

گدھے کی نصیحت

حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سوار تھا، میں نے اُسے دو تین مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔ تو میں نے کہا: اب

میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظُلْم و سِتَم سے مجھے سَدا یاربّ!

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔مگر یادر کھئے! قربانی سے پہلے یا ذبح کرتے وقت جانور پر کوئی ظلم وستم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتّٰی کہ انہیں سواری کے لئے استعمال کرنا یا ان پر سامان وغیرہ لادنا بھی منع ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 347 پر ہے کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) حاصل کرنا منع ہے۔تو جب سوار ہونے، سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آج ہمارے معاشرے میں قربانی کے جانور پر بہت ظلم کیا جاتا ہے آیئے! اس بارے میں ستمبر 2017 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** سے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں:

مویشی منڈیوں میں لائے گئے بے زبان جانوروں پر ظلم کی مثالیں:

(1):دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔(2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانور یوں سوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔(3) بہت سے لوگ جانور کو سوار کرتے وقت گاڑی میں ریت یا بھُوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے، جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گوبر اور پیشاب سے پھسل کر گرتے

ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی ہو جاتے ہیں۔(4)منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے، جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔(5)منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے، اس کو چارہ کھلا دینا۔ (6)منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلاوجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اٹھاتے، خوامخواہ بھیڑ لگا کر شور مچا کر جانور کو خوفزدہ کرتے ہیں۔(7)جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وقت بچے اور بڑے شوروغُل کر کے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔(8)جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بِلاوجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں، جس سے جانور بدکتے اور ڈرتے ہیں۔ جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ بروزِ قیامت اس کا حساب کیسے دے سکیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت نے ہمیں نفع کے حصول کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذَبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے کہ جو بِلاوجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے۔ چنانچہ

قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذَبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کرلیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (مُسلِم، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل۔۔الخ، ۸۲۳، حدیث:۵۰۵۵)

2. ایک مرتبہ ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بکری ذَبح کرنے پر رَحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحم کرو گے اللہ پاک بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔ (مُسندِ احمد، مسند المکیین، حدیث معاویۃ بن فرۃ، ۵/۳۰۴، حدیث:۱۵۵۹۲)

فَضل کر رَحم کر تُو عَطا کر — اور مُعاف اے خُدا ہر خطا کر
واسِطہ پنجتن پاک کا ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کی اپیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بوقتِ ذَبح رِضائے الٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحم کھانا کارِ ثواب ہے مگر ہمارے معاشرے میں وقتِ ذبح بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ظلم سے روکنے اور ان کی اصلاح کرنے کیلئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ 15 پر چند مدنی پھول بیان فرمائے ہیں: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں،

ذَبْح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چُھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "**ٹھنڈی**" کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبْح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخادیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہو گا۔

یادر کھئے: جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بدتر ہے، کیونکہ اللہ پاک کے سِوا جانور کا کوئی مدد گار نہیں۔ (ملخص از بہارِ شریعت، ۳/۶۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادر کھئے! جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کر کے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، ان سے طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کر دینا یا انہیں جلا دینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام کام ہے۔ یادر کھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقتور جانور نے بھی کسی کمزور کو مارا ہو گا یا زخمی کیا ہو گا تو بروزِ قیامت ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد پاک ہے: **قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہو جاؤ۔** (موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، ذکر الحساب... الخ، حدیث: ۲۲۴، ۶/ ۲۳۱)

غور کیجئے کہ جب بروزِ قیامت ایک جانور سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر مستحق عذاب ہو گا۔ جو

لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، محض تفریح (Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کر کے اٹھا دیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کر دیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کر دیتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ بروزِ قیامت اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وقت کیا کریں گے؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو اسے آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ دِین کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ اَمیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔ (مُصَنَّف عَبدُالرَّزّاق، باب سنة الذبح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۸۶۳۶)

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک پرندے کو باندھ کر اس پر پتھروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس طرح (جانوروں کو مُثلہ کرنے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلة...الخ، ۳/۵۶۳، حدیث: ۵۵۱۵)

حکیم الاُمّت، حضرت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُثلہ کے لغوی معنٰی ہیں

سخت سزا۔ اصطلاح میں مُردہ کے ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۵/۲۶۷ بتصرف)

جانوروں کو جلادینا

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا(Sparrow) دیکھی، جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکارِ ذی وقار، مکے مدینے کے تاجدار، رسولِ پُرانوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملہ میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹادو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے چیونٹیوں کا ایک بِل ملاحظہ فرمایا: جسے ہم نے جلادیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے سوا کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔(ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی کراهیة حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵)

پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بُزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیے، کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو استطاعت کے مطابق ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بِلّی ، کتے، گدھے اور دیگر جانوروں کو بِلا وجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کردیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے، والدین کو

چاہئے کہ اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں کہ حضور نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔(مسلم،کتاب الصید،باب النھی عن...الخ ، حدیث:۵۰۵۷،ص ۸۳۲)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں کو نرم کرنے اور نیک لوگوں کی سیرت اپنانے، جانوروں پر رحم کرنے کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے **ہفتہ وار** ایک مَدَنی کام "**مَدَنی دورہ**" بھی ہے۔

"**مدنی دورے**" میں گھر گھر، دکان دکان جاکر **نیکی کی دعوت** دی جاتی ہے، ذیلی حلقوں میں ہفتہ وار مدنی دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے کے جدول کے مطابق روزانہ "**مدنی دورے**" کی ترکیب ہوتی ہے۔ ☆ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَمّ فَریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سَیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو بخُوبی سَر اَنجام دیا۔ ☆ "**مدنی دورے**" کی بَرَکت سے کئی لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ ☆ "**مدنی دورہ**" کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ☆ "**مدنی دورہ**" مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ☆ "**مدنی دورے**" کی برکت سے اسلامی بھائی فرائض کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ و

سُنَّت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ: مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے 12 مدنی کاموں میں سے اِس ہفتہ وار مدنی کام کا رِسالہ بنام **"مدنی دورہ"** بھی مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، مدنی دورے کے بارے میں **مزید اہم تنظیمی معلومات** جاننے کے لیے اِس رِسالے کا مطالعہ کیجئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مسجد کی طرف چل پڑے

باب الاسلام سندھ کے شہر ٹنڈو آدم میں 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد گونگے بہرے اسلامی بھائی عمومی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ **مدنی دورے** کیلئے گئے اور مسجد کے قریب ایک میدان میں کرکٹ (Cricket) کھیلنے والے نوجوانوں کے پاس پہنچے۔ پھر ایک عمومی اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے ساتھ قوتِ سماعت و گویائی سے محروم اسلامی بھائی بھی ہیں، یہ آپ کو اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** پیش کریں گے۔ گونگے بہرے اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت پیش کی اور انہیں مسجد میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد عمومی اسلامی بھائی نے بھی ترغیب دلائی: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"مدنی دورے"** میں نیکی کی دعوت سُن کر وہ کرکٹ کھیلنے والے نوجوان سر جھکائے مبلغ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اس طرح **"مدنی دورے"** کی برکت سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

جسے نیکی کی دعوت دوں اسے دیدے ہدایت تُو
زباں میں دے اثر کردے عطا زورِ قلم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کے چارے پانی کا خیال رکھنا، سردی و گرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بِلا وجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے بھی رحم دل لوگ موجود ہیں، جو ان بے زبان جانوروں پر رحم کرتے ہیں، بھوکے پیاسے چرند و پرند کو دانہ پانی دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے، جو ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو واقعات سنئے، چنانچہ

کتّے کو پانی پلانے والا

منقول ہے کہ راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا، اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو اچانک یہ دیکھا کہ ایک کتّا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتّے کو بھی لگی ہے تو وہ کنویں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا پھر کتّے کو پلایا تو اس کا یہ عمل ربِ کریم کو پسند آگیا اور اس کی بخش و مغفرت فرما کر جنت میں داخل فرما دیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ احسان (بھلائی) کرنے میں ثواب ہے۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق... الخ، ۱۳۳/۲، حدیث: ۲۴۶۶)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک فاعلِ مختار ہے، وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور اخلاصِ عمل کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و نیک نیتی کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنے رضوان و غُفران (یعنی رضا اور مغفرت) کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جنّتُ الفردوس کا مکین بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا: یعنی خدا کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا کی رحمت بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔

(منتخب حدیثیں، ص ۱۴۲)

بخش دے میری ساری خطائیں — کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رَحمت کی بَرکھا — یااللہ مِری جھولی بھر دے!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۳)

مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا

کسی شخص نے خواب میں حُجّۃُ الاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو دیکھ کر پوچھا: ما فَعلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (Ink) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا، یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔ (لطائفُ المِنَن وَالاَخلاق، ص ۳۰۵)

مکھی کو مارنا کیسا؟

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ العَالِیَہ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** میں فرماتے ہیں: یاد رہے!

مکھیاں (Flies) تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان دُور کرنے کیلئے مکھی یا کسی بھی بےزَبان کی جان لینی پڑے تواُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خواہ مخواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلا ضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں، اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُمُوماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص۲۱ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین نے جہاں ہر معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی وہیں جانوروں پر شفقت کرنے کے حوالے سے بھی ہمیں ذہن دیا، جانوروں کے بنیادی حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلائی اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے منع فرمایا۔ آیئے! جانوروں پر شفقت کرنے کے معاملے میں اللہ پاک کے ایک ولی کا اندازِ شفقت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مچھر، ٹِڈی اور بلّی پر شفقت

حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسم پر اگر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اُڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللہ پاک نے جو خون (Blood) اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بلّی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلّی کو نہ جگاتے، اور

نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔(فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **مچّھر** مکّھی اور ٹڈیوں جیسے معمولی جانوروں کی خاطر خود تکلیف برداشت کر لیتے مگر انہیں اُڑانا گوارا نہ کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان پر کسی بھی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہیے۔

خلق کے دادرَس سب کے فریادرس　　کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش،۲۹۷)

مختصر وضاحت: اے ساری مخلوق کے مدد گار، اے سب کی فریاد رسی کرنے والے اور اے قیامت کے دن مصیبت کے ماروں کو پناہ دینے والے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر اللہ کریم کی لاکھوں رحمتیں نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہ ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام بہت ہی برکت والا مہینا ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عرس منایا جاتا ہے، انہیں نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی معزز شخصیت، آفتابِ رضویت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آئیے! برکت حاصل کرنے کے لیے ان کی مُبارَک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

نام ونسب و تاریخِ پیدائش!

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کانام ضِیاءُالدین احمد ہے، آپ خود ارشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُالدِّین" رکھ دیا تھا۔ آپ بروزِ پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴، ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے ان سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں، ان کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔

آپ نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسین نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۷ ملخصا)

اخلاق وعادات!

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق سے مُتَّصِف تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بِیض (ہر مدنی ماہ (قمری مہینے) کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے ترک نہیں فرماتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر)

وصالِ پُرملال اور تدفین

4ذُوالحِجَّۃِ الحرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے موذن نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ غُسل شریف کے بعد کفن بچھا کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسّالہ شریف اور مُختلف تبرکات رکھے گئے پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرودو سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارکہ اُٹھایا گیا اور آپ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷)

مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں ۔۔۔ اپنے قدموں میں جا ضیاءُ الدّین

مُصطفٰے کا پڑوس جنّت میں ۔۔۔ مجھ کو حق سے دلا ضیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۵۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "آئی ٹی"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفٰی اور محبتِ اولیاء اُجاگر کرنے اور دُنیا بھر میں اِسلام کی دعوت عام پہنچانے کے لئے 104 سے زائد شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شُعْبہ بنام **"مجلسِ آئی ٹی"** بھی ہے جس کا کام انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں کو اِسلام کے مہکے مہکے مدنی پھول پیش کرنا ہے، **"مجلسِ آئی ٹی"** نمایاں کاموں میں سے اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف اور شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان کو سافٹ ویئر کی شکل میں پیش کرنا بھی ہے جو لائقِ صد تحسین ہے، مجلسِ توقیت کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ ویئر بھی متعارف کروایا گیا ہے جو کمپیوٹر اور

موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرست اوقات کی نشاندہی میں حد درجہ مفید ہے۔

المدینہ لائبریری سوفٹ ویئر کے ذریعے کثیر کتب کا بآسانی مطالعہ کِیا جاسکتا ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلسِ آئی ٹی کے تیار کردہ یہ تمام سافٹ ویئرز مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

اب تک کم و بیش 26 مختلف اپلی کیشنز (Applications) لاؤنچ (Lounch) ہو چکی ہیں۔اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر دِینِ متین کی خوب خدمت کرنے، نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ۔۔۔ اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا ۔۔۔ جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

قربانی کی سُنّتیں اور آداب

---

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمذی، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸) ☆ قربانی کے جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ☆ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔ ☆ جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ ☆ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے، اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنم کا حقدار ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظُلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ کریم کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار، ۶۶۲/۹) ☆ قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں

یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔ (بہارِ شریعت،۳/۳۵۲) ☆قربانی کرنے کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات)120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اورآداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا **موضوع بھی بہت اہم** ہے، جس میں ہم **"والد کے ساتھ اچھا سُلوک"** کرنے کے بارے میں سُنیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گے، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں، یہ واقعہ بھی سنیں گے، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کے چند عبرت ناک واقعات بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی درست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا **نقصانات سامنے آتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گے۔ **ابو عطار** یعنی امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم **حاجی عبد الرّحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یوم بھی قریب ہے، لہٰذا آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کر کے دُوسروں کو بھی لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

(1) شب جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰه

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

[4] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔

---

[1] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[2] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵